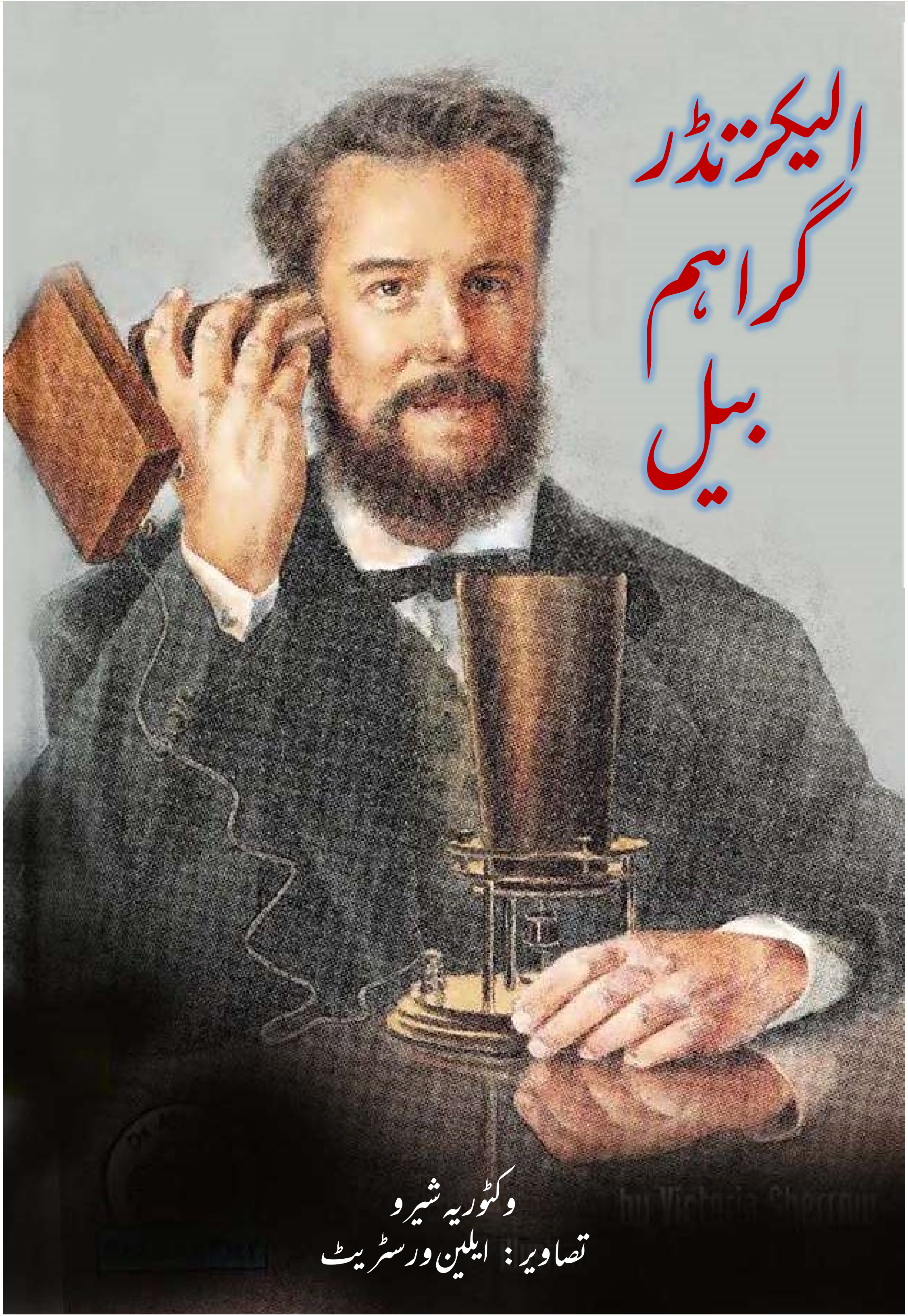
الیگزنڈر گراہم بیل

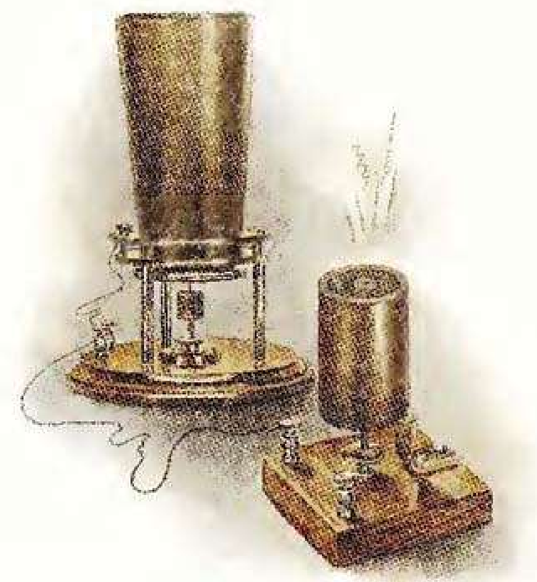


وکٹوریہ شیرو
تصاویر : ایلین ورسٹریٹ

الیگزینڈر گراہم بیل

وکٹوریہ شیرو، تصویر : ایلین ورسٹریٹ

مترجم : ابوابو زوہان





ایڈنبرا، سکاٹ لینڈ1857

میلویل اور ایڈورڈ بیل قالین پر بیٹھے انتظار کر رہے تھے۔

ایلک کہاں تھا؟

ان کے بھائی نے انہیں ایک سرپرائز دینے کا وعدہ کیا تھا۔

آخرکار، ایلک خاندان کے کتے کے ساتھ اندر آیا۔

اس نے کتے کے منہ کھولے۔

پھر اس نے اپنے گلے کے اطراف کو دبایا۔

کتے نے ایسی آوازیں نکالیں جو الفاظ جیسی لگ رہی تھیں۔

ایلک نے وضاحت کی۔

وہ کتے کو بات کرنا سکھا رہا تھا!



اس نے دوبارہ کتے کا منہ کھولا۔

اس نے اسکی گردن کو مختلف طریقوں سے دبایا۔

اس کے بھائیوں نے مدد کرنے کی کوشش کی۔

ایلک نے کتے کے سر پر ہاتھ پھیرا۔

کتے کے "الفاظ" شاید زیادہ واضح نہ ہوں، لیکن وہ نئی آوازیں نکال رہا تھا۔

اور وہ سیکھنے سے لطف اندوز ہوتا تھا۔

ایلک اور ان کے بھائی نئے منصوبوں سے محبت کرتے تھے۔

پورے بیل خاندان کو تقریر میں خاص دلچسپی تھی۔

ایلک کے والد اور دادا مشہور تقریر کے استاد تھے۔

ایلک کے والد نے بہروں کو نئی چیزیں سکھانے میں مدد دینے کے طریقے تلاش کیے۔

بہرے لوگ بولے ہوئے الفاظ نہیں سن سکتے۔

وہ سننے والے لوگوں کی طرح بولنا نہیں سیکھ سکتے۔

ان دنوں، بہت سے بہرے پیدا ہونے والے لوگوں کو پڑھنا یا لکھنا نہیں سکھایا جاتا تھا۔

وہ بولنے والی دنیا سے کٹ گئے تھے۔

ایلک کی والدہ، ایلیزا بیل، ایک باصلاحیت فکارہ اور پیانسٹ تھیں۔ الائزا کی سماعت کم ہونے لگی تھی۔

لیکن انہوں نے اپنے بیٹوں کو پڑھنا اور لکھنا سکھایا۔

انہوں نے انہیں فن اور موسیقی سے محبت کرنا سکھایا۔





ایلک نے پیانو بجانا سیکھا۔

انہوں نے موسیقار بننے کا ارادہ کیا تھا۔

ایلک نے بھی گھنٹوں باہر گزارا۔

انہیں فطرت کی سیر کرنا بہت پسند تھا۔

انہیں پتے جمع کرنا بہت پسند تھا۔

ایلک نے ان پودوں کے بارے میں پڑھا جو اس نے دریافت کیے۔

کبھی کبھار وہ آسمان کو گھورتا تھا۔ وہ سوچتا تھا کہ پرندے کیسے اڑ سکتے ہیں۔

ایلک سوالات سے بھرا ہوا تھا

اسکول کے دن
1858

ایلک اور ان کے دادا دونوں کا نام الیگزینڈر بیل تھا۔

ایلک کے والد الیگزینڈر میلویل بیل تھے۔

جب ایلک گیارہ سال کا تھا، اس نے اپنے لیے درمیانی نام رکھا۔

اس نے ایک خاندانی دوست کا نام چنا۔

اب وہ الیگزینڈر گراہم بیل تھے۔

اسکول میں، ایلک کو سائنس اور موسیقی پسند تھی۔

لیکن اس نے لاطینی، ریاضی اور جغرافیہ میں اچھا نہیں کیا۔

ان اسباق کے دوران، اس کا ذہن بھٹک جاتا۔



ایلک کے والدین نے اسے لندن بھیجا تاکہ وہ اپنے دادا کے ساتھ ایک سال گزارے۔

دن کے وقت، ایلک اسکول جاتا تھا۔

رات کو وہ اپنے دادا کی لائبریری میں سخت مطالعہ کرتے۔

کبھی کبھار وہ ایک ساتھ ڈرامے پڑھتے ہیں۔

ایلک سنجیدہ طالب علم بن گیا۔



وہ اپنے خاندان کو یاد کرتا تھا۔

لیکن انہیں لندن کی سیر کرنا پسند تھا۔

وہ اور دادا بیل پی اے کنسرٹس، میوزیمز اور تھیٹروں میں جاتے تھے۔

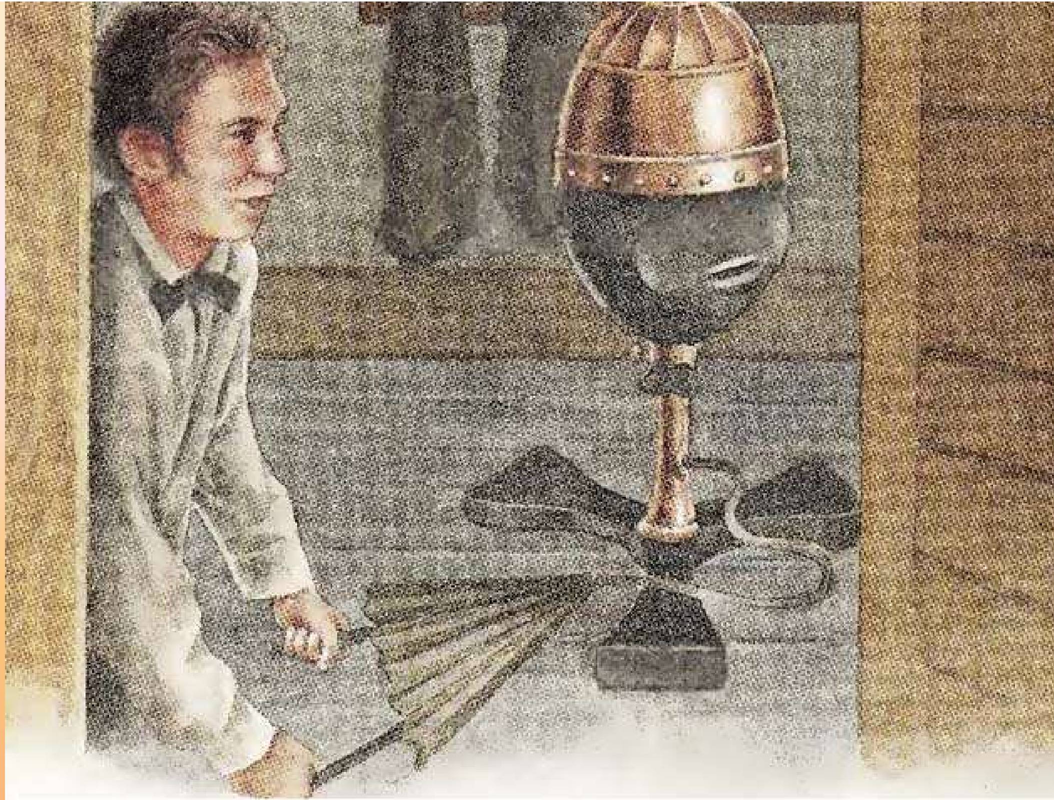
انہوں نے پیانو کی تعلیم بھی لی۔

ایلک 16 سال کا تھا جب وہ گھر واپس آیا۔

وہ لمبا اور زیادہ بالغ ہو گیا تھا۔

انہوں نے کہا کہ لندن میں گزارے گئے ایک سال نے انہیں "ایک مرد" بنا دیا۔







آواز کا علم

1863 میں، ایلک نے ایک نئے اسکول میں داخلہ لیا۔

زندگی پہلے سے کہیں زیادہ مصروف تھی۔

انہوں نے چھوٹے لڑکوں کو موسیقی اور عوامی تقریر سکھائی۔

وہ ایجادات پر بھی کام کرتا تھا۔

انہوں نے اور میلویل نے ایک "بولنے والی مشین" بنائی جو انسانی سر کی شکل میں تھی۔

اس کا 'گلا' ٹین کا تھا

اور 'گال' اور 'ہونٹ' ربڑ کے تھے۔

گلے کے اندر ربڑ کی 'سانس کی نالی' تھی۔

انہوں نے مشین کو بلوانے کے لیے

سانس کی نالی کے ذریعے ہوا پمپ کی۔

لڑکوں نے مشین کو ایک الماری میں چھپا دیا۔

جس کسی نے بھی اسے سنا، اس نے سوچا کہ کوئی بچہ

'ماں-ماں!' پکار کر رو رہا ہے۔

ایلک نے اپنے والد کی مدد بھی کی۔

پروفیسر بیل نے ایک "صوتی حروفِ تہجی" بنائی تھی۔

انہوں نے اسے 'وزیبل اسپیچ (VisibleSpeech) کا نام دیا۔

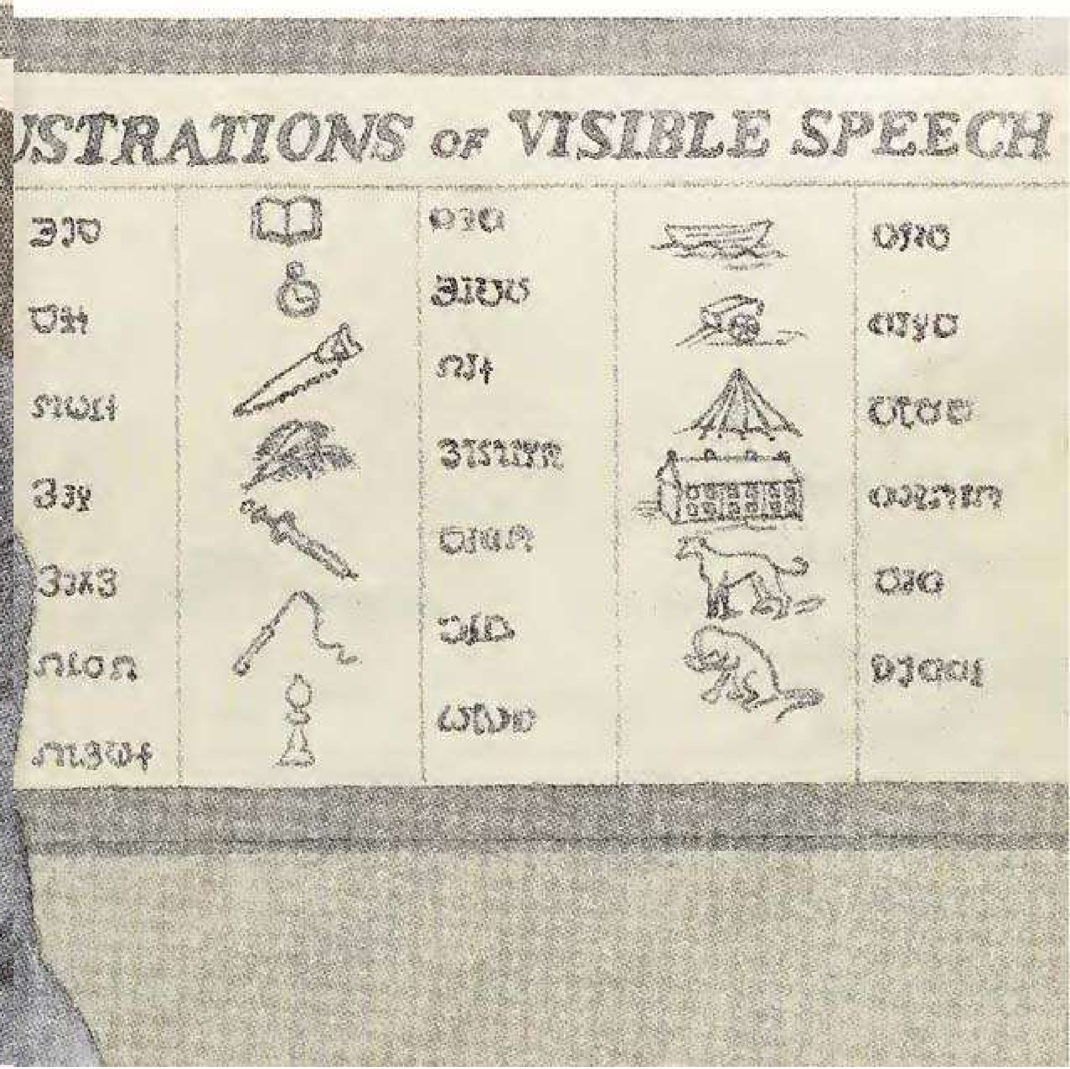
اس میں A سے Z تک ہر حرف کے لیے تصویریں تھیں۔



تصویروں میں دکھایا گیا تھا کہ ہر آواز نکالنے کے لیے منہ کو کیسے حرکت دینی ہے۔

وہ بہرے لوگوں کو بولنا سکھاتے تھے۔

تینوں لڑکوں نے لوگوں کو 'وزیبل اسپیچ' (VisibleSpeech) استعمال کرنا سکھانے میں اپنے والد کی مدد کی۔



1864 میں ایلک کالج چلا گیا۔
اسے اپنی سائنس کی کلاسیں بہت پسند تھیں۔
اس نے بول چال کے بارے میں مزید بہت کچھ سیکھا۔
ایلک نے آواز کا مطالعہ کرنے میں بھی گھنٹوں گزارے۔
اس نے پیانو کے کام کرنے کے طریقے کا مطالعہ کیا۔
اس کی تاریں آگے پیچھے تھرتھراتی (وائبریٹ کرتی) تھیں۔
تھرتھراہٹ سے آوازیں پیدا ہوتی تھیں۔
ایلک نے سٹیل کے ٹیوننگ فورکس (tuningforks) کے ساتھ بھی کام کیا۔
یہ دھاتی فورکس بھی تھرتھراتے تھے۔
انہوں نے ہوا میں تھرتھراہٹ کی رفتار کے لحاظ سے مختلف آوازیں پیدا کیں۔
تیز تھرتھراہٹ سے اونچی آوازیں پیدا ہوتی تھیں۔
سست تھرتھراہٹ سے دھیمی آوازیں پیدا ہوتی تھیں۔
کالج کے بعد، ایلک واپس لندن چلا گیا۔
اس نے بہرے بچوں کے ایک اسکول میں پڑھایا۔
ایلک جانتا تھا کہ وہ اپنی زندگی بہرے لوگوں کی مدد کرنے میں گزارنا چاہتا ہے۔
اس وقت تک، اس کی اپنی والدہ بھی بہری ہو چکی تھیں۔





نیا گھر

1867 میں ایک بڑا حادثہ (المیہ) پیش آیا۔

ایڈورڈ بیل پھیپھڑوں کی بیماری سے انتقال کر گئے۔

محض تین سال بعد، میلویل بھی اسی بیماری سے چل بسے۔

پھر ایلک بھی بیمار ہو گیا۔

بیل خاندان غمزدہ اور پریشان تھا۔

انہوں نے سکاٹ لینڈ چھوڑ دیا اور جنوبی کینیڈا کے ایک فارم ہاؤس میں چلے گئے۔

امید تھی کہ ایلک دیہات کی صاف ہوا میں صحت یاب ہو جائے گا۔

آٹھ ماہ تک ایلک نے آرام کیا۔

کبھی کبھار وہ باغ میں ٹہلتا تھا۔

اکثر وہ جھولے (ہیمک) میں لیٹ کر سوچتا رہتا تھا۔

وہ ان چیزوں کے بارے میں سوچتا تھا جو وہ ایجاد کر سکتا تھا۔



ایلک ٹیلی گراف کے بارے میں بہت پرجوش تھا۔

سیموئل مورس نے اسے 1830 کی دہائی میں ایجاد کیا تھا۔

تحریری پیغامات ٹیلی گراف کی تاروں پر طویل فاصلہ طے کر سکتے تھے۔

لوگ پیغامات ٹائپ کر کے (تھپتھپا کر) بھیجتے تھے۔

وہ ایک کوڈ استعمال کرتے تھے جو مورس نے بنایا تھا۔

پیغامات منٹوں میں پہنچ جاتے تھے۔

لیکن ایک ٹیلی گراف ایک وقت میں صرف ایک ہی پیغام بھیج سکتا تھا۔

ایلک ایک نئی قسم کا ٹیلی گراف بنانا چاہتا تھا۔

یہ ایک ہی وقت میں ایک سے زیادہ پیغامات لے جا سکتا تھا۔

یہ انہیں ایک ہی تار پر لے جا سکتا تھا۔



بوسٹن ، میساچوسٹس
1871

ایک سال سے بھی کم عرصے میں،

ایلک نے کام کرنے کے لیے خود کو کافی بہتر محسوس کیا۔

بوسٹن میں بہرے بچوں کے لیے ایک اسکول کھلا تھا۔

اسکول کا سربراہ چاہتا تھا کہ ایلک وہاں پڑھائے۔

ایلک مزید لوگوں کی مدد کے لیے 'وزیبل اسپیچ' (VisibleSpeech)

استعمال کرنا چاہتا تھا۔

طلباء اور اساتذہ 24 سالہ ایلک بیل کو پسند کرتے تھے۔

ایلک پرائیویٹ اسباق بھی دیتے تھے۔

ان کا پہلا طالب علم پانچ سالہ جارج سینڈرز تھا۔

جارج پیدائشی طور پر بہرا تھا۔

ایلک نے 'وزیبل اسپیچ' (VisibleSpeech) کا استعمال کیا۔

انہوں نے جارج کو بولنا سکھایا۔

ایلک نے میبل ہبارڈ نامی ایک نوجوان خاتون کو بھی پڑھایا۔

میبل چار سال کی عمر میں اپنی سننے کی صلاحیت کھو چکی تھی۔

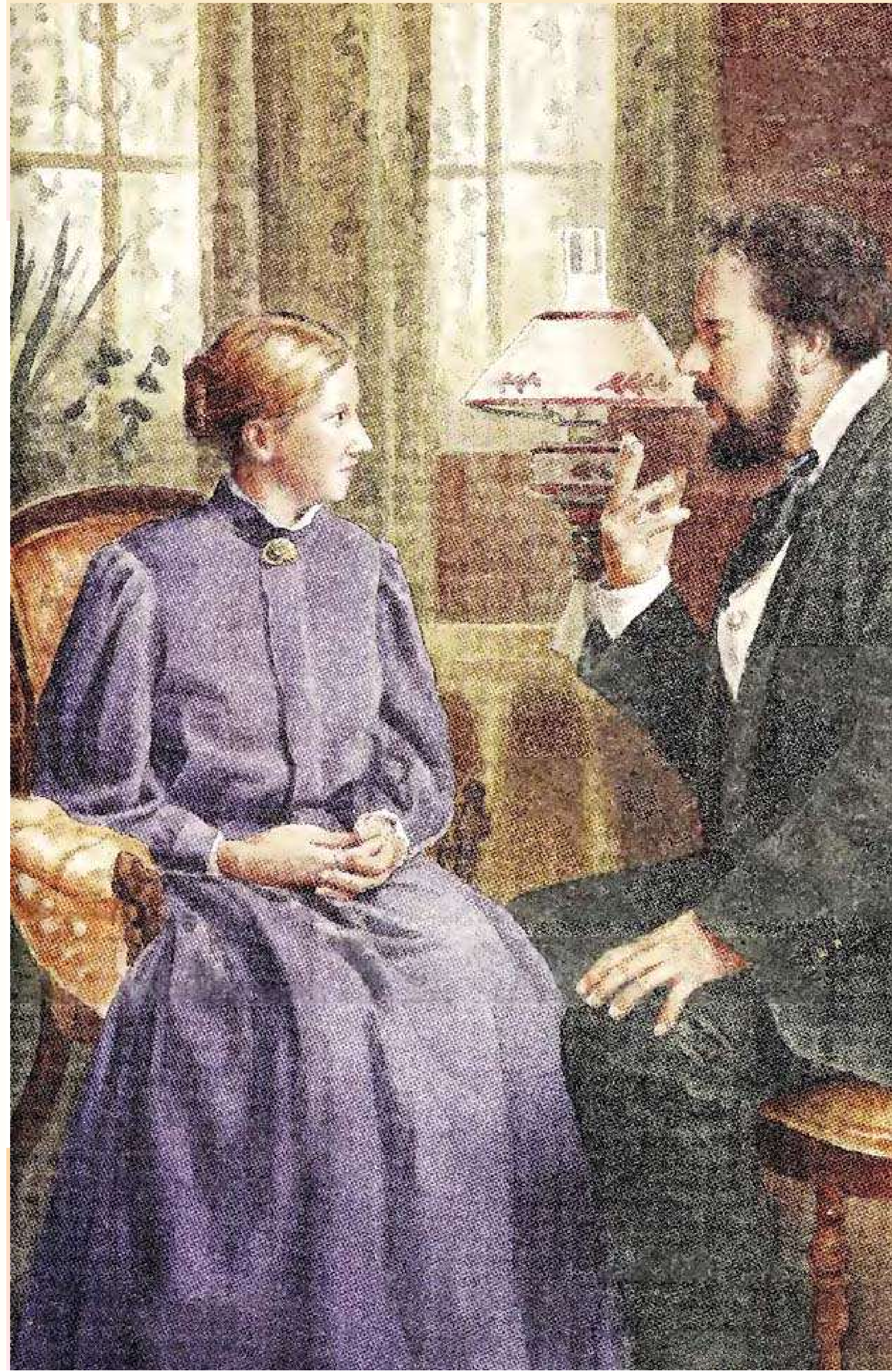
لیکن اس نے بچپن میں ہی پڑھنا اور لکھنا سیکھ لیا تھا۔

وہ لب خوانی (ہونٹ پڑھنا) بھی کر سکتی تھی۔

میبل لوگوں کے ہونٹوں کی حرکت کو دیکھتی تھی تاکہ معلوم کر سکے کہ وہ کیا کہہ رہے ہیں۔

اس نے بولنا بھی سیکھ لیا تھا۔

میبل کے والد نے ایلک سے کہا کہ وہ اسے زیادہ واضح طور پر بولنے میں مدد کرے۔

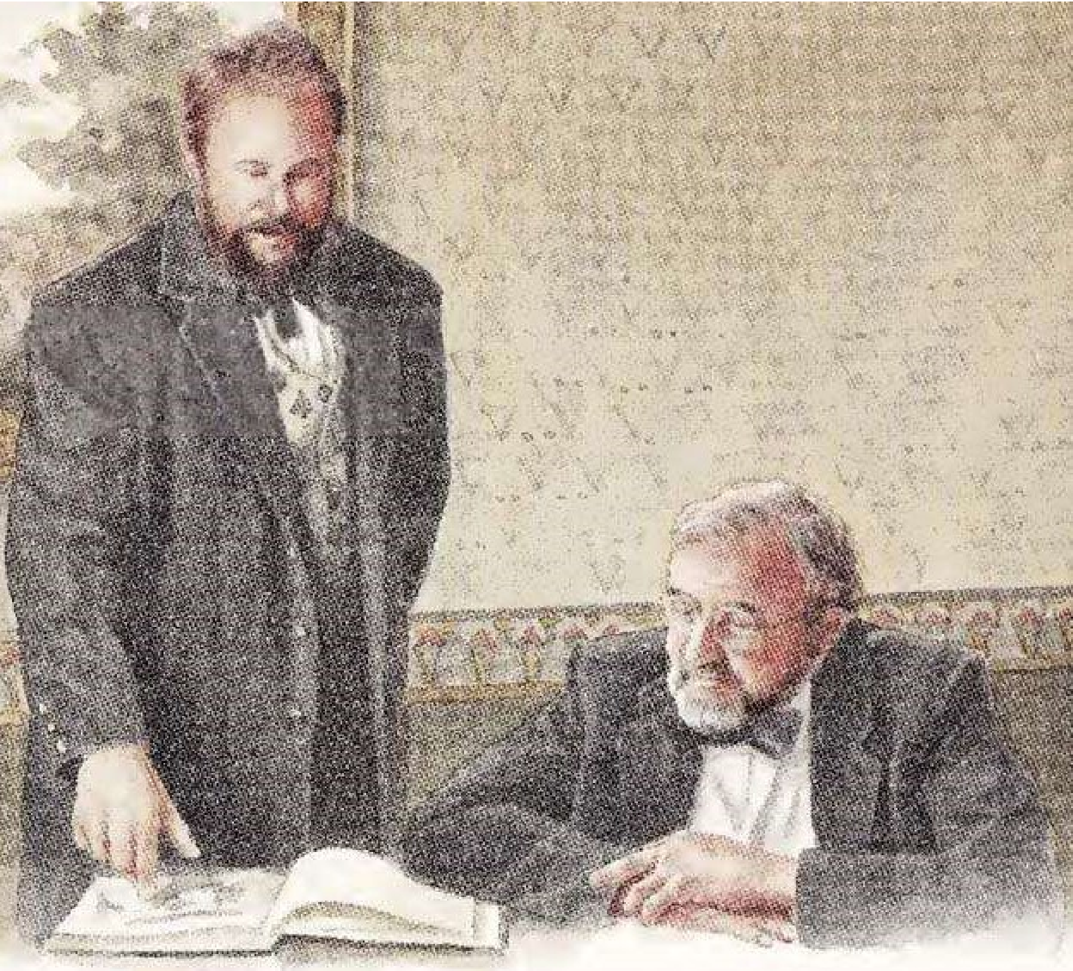




وہ چاہتے تھے کہ مزید بچوں کو میبل کے اساتذہ جیسے اچھے استاد ملیں۔

پورے امریکہ میں لوگوں نے ایلک کے کام کے بارے میں سنا۔

انھوں نے 'وزیبل اسپیچ' (VisibleSpeech) کے بارے میں بات کرنے کے لیے مختلف شہروں کا دورہ کیا۔



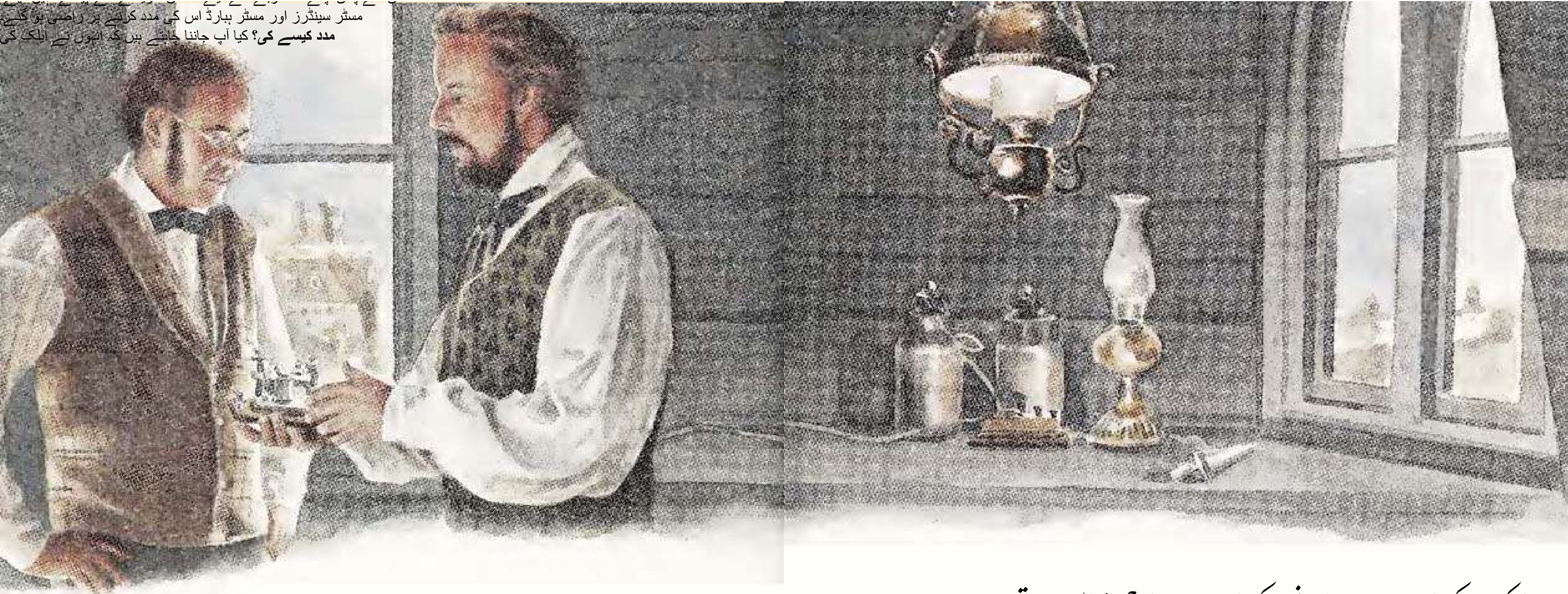
ایلک کو ہبارڈ خاندان سے ملنا اچھا لگتا تھا۔

مسٹر ہبارڈ ایلک کی ایجادات کے بارے میں سننا چاہتے تھے۔

ہبارڈ ایک امیر وکیل تھے۔

انھوں نے بہرے بچوں کے اسکولوں کو بہتر بنانے کے لیے سخت محنت کی۔

مسٹر سینڈرز اور مسٹر ہبارڈ اس کی مدد کرنے پر راضی ہو گئے۔
مدد کیسے کی؟ کیا آپ جاننا چاہتے ہیں کہ انہوں نے ایلک کی



ایلک کے پاس چیزیں بنانے کے بارے میں اچھے خیالات تھے۔

لیکن وہ انہیں جوڑنے (عملی شکل دینے) میں اتنا اچھا نہیں تھا۔

اس نے ایک مشینی دکان (مشین شاپ) میں آدمیوں کو پیسے دیے۔

وہ وہی چیزیں بناتے تھے جن کی اسے ضرورت ہوتی تھی۔

ایلک کا خیال تھا کہ تھامس واٹسن اس دکان کا سب سے بہترین میکینک تھا۔

دونوں آدمیوں نے مل کر کام کرنے کا فیصلہ کیا۔

ایک موجد ٹیم

ایلک اب اپنے نئے ٹیلی گراف پر کام کرنے لگا۔

لیکن اسے بہت سے مسائل کا سامنا کرنا پڑا۔

اس کے پاس اپنا پروجیکٹ مکمل کرنے کے لیے پیسے نہیں تھے لیکن

مسٹر سینڈرز اور مسٹر ہبرڈ نے اس کی مدد کی۔

ایلک اور واٹسن مشین شاپ کی اٹاری میں رات کے وقت کام کرتے تھے ۔

کچھ راتیں وہ بالکل نہیں سوتے تھے ۔

میبل ہبارڈ، ایلک کے دکان پر رات گئے تک کام کرنے کا مذاق اڑاتی تھی ۔

ایک دن اس نے الو کے سر کے ساتھ ایلک کی ایک تصویر بنائی !

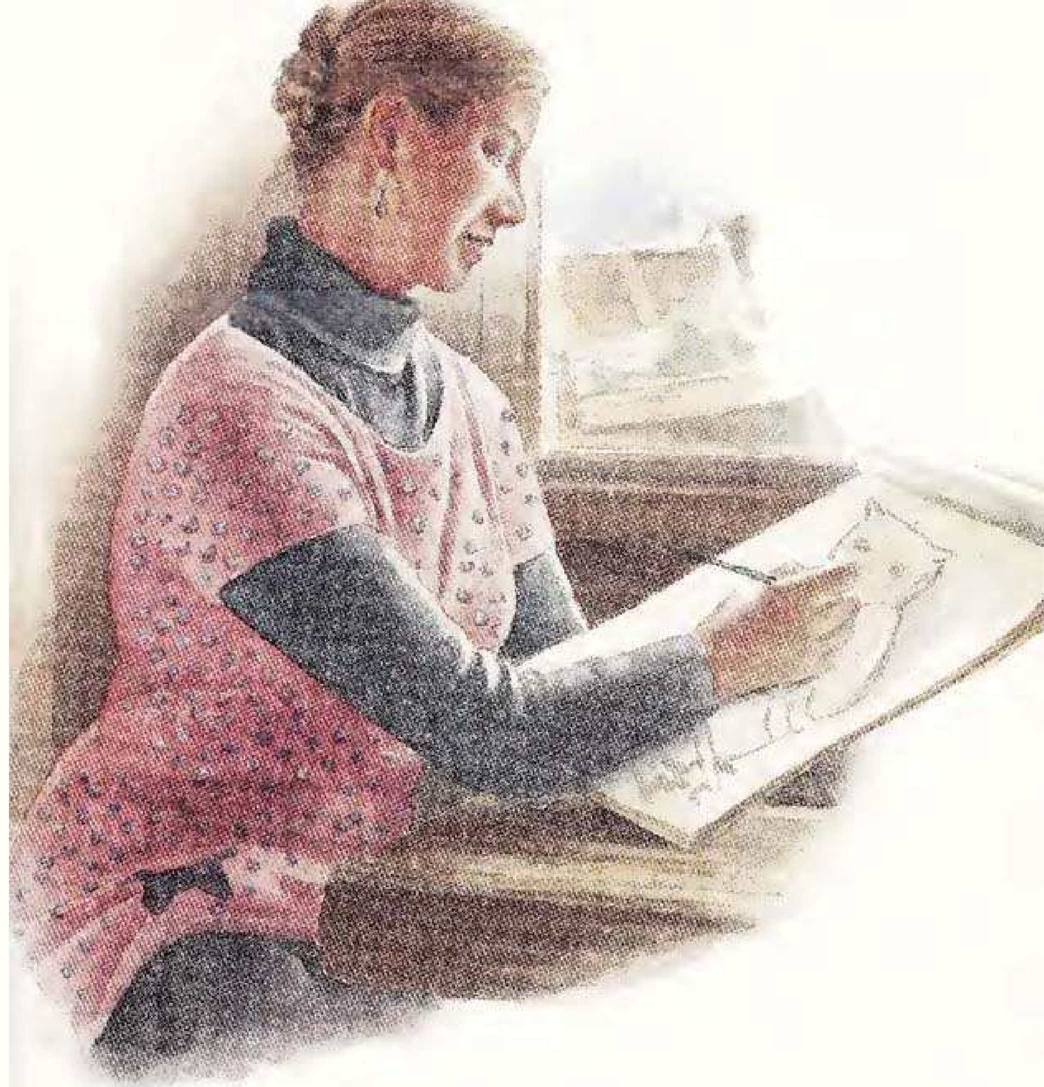
الو بھی رات کو جاگتے رہتے ہیں ۔

اس وقت تک ، ایلک اور میبل ایک دوسرے کی محبت میں گرفتار ہو چکے تھے ۔

ایلک کو میبل سے شادی کی امید تھی ۔

ایلک ٹیلی گراف پر کام کرتا رہا۔

لیکن اس کے پاس ایک نیا آئیڈیا (خیال) بھی تھا۔



ایلک ایک ایسی مشین بنانا چاہتا تھا

جس سے لوگ تاروں کے ذریعے بات کر سکیں۔

وہ جانتا تھا کہ جب آوازیں ہوا میں سے گزرتی ہیں تو ہوا میں تبدیلی آتی ہے۔

تھرتھراہٹ (وائبریشنز) ہوا میں آواز کی لہریں پیدا کرتی ہیں۔

شاید آواز کی لہریں برقی رو (الیکٹریکل کرنٹ) کو بھی تبدیل کر سکتی تھیں۔

اگر وہ ایسا کر سکتیں،

تو بولے گئے الفاظ کو تار کے ذریعے بھیجا جا سکتا تھا۔

ایلک اور واٹسن نے ایک 'بولنے والی مشین' پر بھی کام شروع کر دیا۔

مہینوں تک، انہوں نے مختلف طریقوں سے تاروں کو جوڑنے کی کوشش کی۔

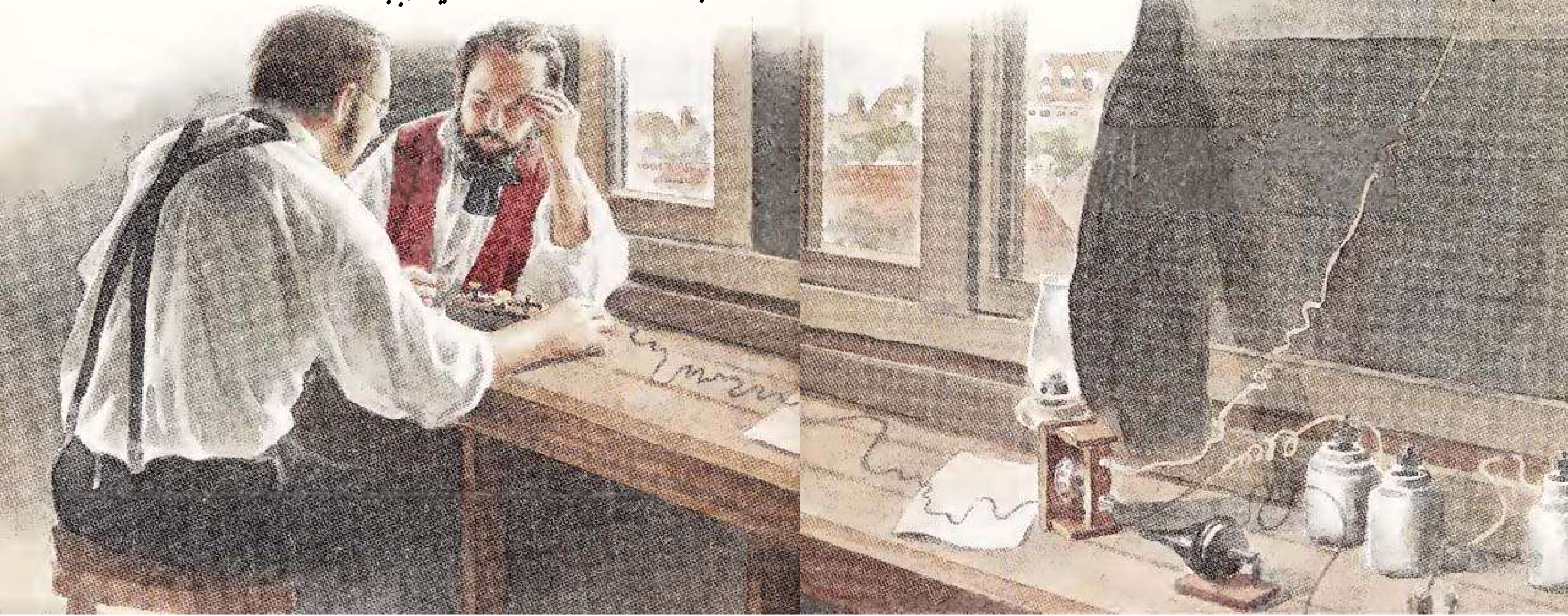
انہوں نے نئی قسم کے ٹرانسمیٹرز (Transmitters) بنائے۔

ٹرانسمیٹرز پیغام بھیجتے ہیں۔

انہوں نے مختلف ریسیورز (Receivers) آزمائے۔

ریسیورز پیغامات وصول کرتے ہیں۔

کچھ بھی کام نہ آیا۔



in one room.
Aleck was working on the receiver
in another.
Suddenly, Aleck heard a weak musical noise.
He ran toward Watson.



دلچسپ آوازیں۔

2جون 1875

ایک شام، ایلک اور واٹسن دکان میں کام کر رہے تھے۔

واٹسن ایک کمرے میں ٹرانسمیٹر پر کام کر رہا تھا۔

ایلک دوسرے کمرے میں ریسیور پر کام کر رہا تھا۔

اچانک، ایلک کو ایک مدھم سی موسیقی جیسی آواز سنائی دی۔

وہ واٹسن کی طرف بھاگا۔

اچانک، ایلک کو ایک مدھم سی موسیقی جیسی آواز سنائی دی۔

وہ واٹسن کی طرف بھاگا۔



"آپ نے کیا کیا، مسٹر واٹسن؟" اس نے پوچھا۔

"کچھ بھی مت بدلنا۔ میں نے ابھی ایک مختلف آواز گزرتے ہوئے سنی ہے۔"



واٹسن نے کہا کہ ٹرانسمیٹر پھنس گیا تھا۔

اس نے اسے ٹھیک کرنے کی کوشش کی تھی۔

اس نے پھنسے ہوئے حصے کو ہلایا، اور تار پر ایک "ٹوینگ" (twang) کی آواز سنائی دی۔



ایلک اور واٹسن نے بار بار آواز بھیجنے کی کوشش کی۔

یہ کام کرگیا۔

جلد ہی، ایلک نے ایک تصویر بنائی۔

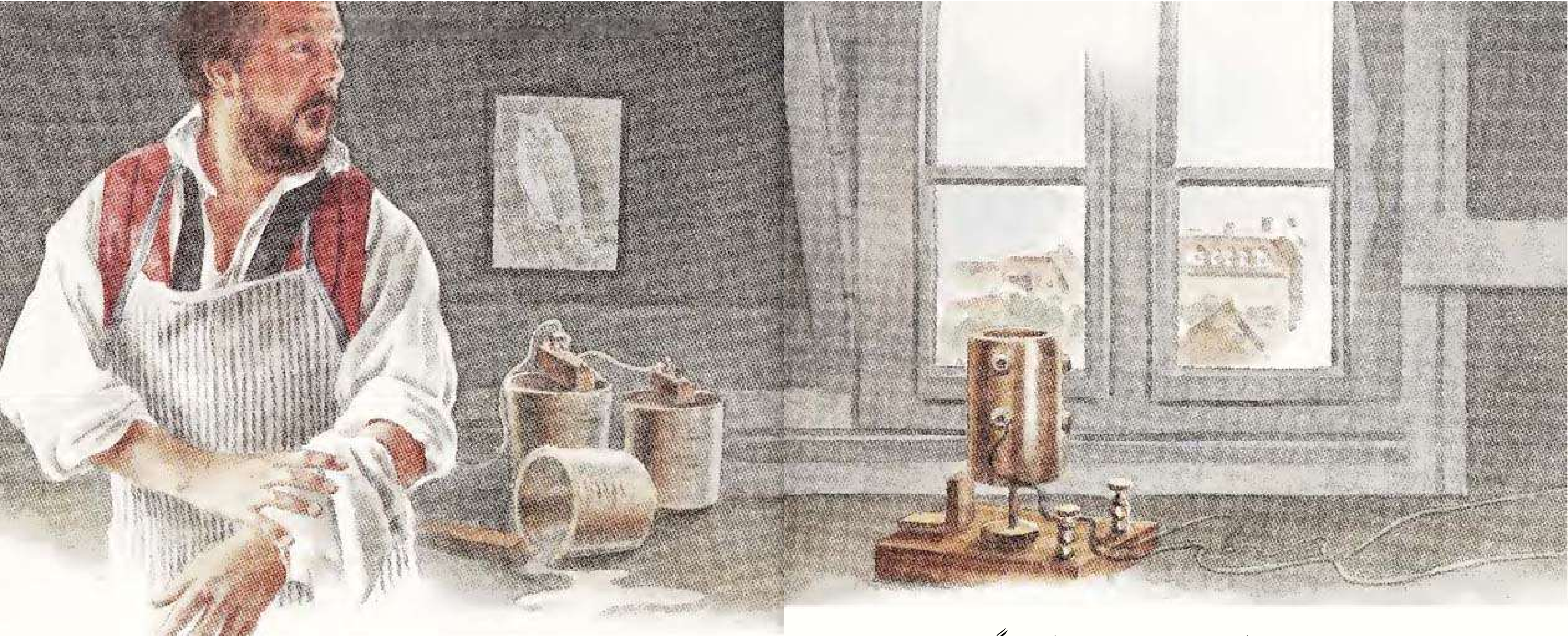
اس میں بولنے والی مشین کے لیے اس کا نیا ڈیزائن دکھایا گیا تھا۔

اب وہ جانتا تھا کہ آوازوں کا تاروں پر سفر کرنا ممکن ہے۔

ایلک اور واٹسن نے اپنا سارا وقت بولنے والی مشین پر صرف کرنے کا فیصلہ کیا۔

ایلک نے کچھ دیر کے لیے پڑھانا چھوڑ دیا۔

دونوں آدمیوں نے پہلے سے کہیں زیادہ محنت کی۔



"میں نے ہر لفظ سنا!"

10 مارچ 1876

ایلک اور واٹسن سخت محنت کر رہے تھے۔

واٹسن نیچے کی منزل پر ایک ریسیور پر کام کر رہا تھا۔

ایلک اوپر کی منزل پر تھا۔

وہ ٹرانسمیٹر کے ساتھ کام کر رہا تھا۔

اوزاروں، تاروں اور بیٹری کے تیزاب کا ڈھیر اس کے ارد گرد موجود تھا۔

اچانک، ایلک سے کچھ تیزاب گر گیا۔

تیزاب سے جلن ہوئی۔

ایلک چلایا، "مسٹر واٹسن، یہاں آئیں!

میں آپ سے ملنا چاہتا ہوں۔"

وہ بھول گیا کہ واٹسن اسے سننے کے لیے بہت دور تھا۔

ایلک کی حیرت کی انتہا نہ رہی جب واٹسن بھاگتا ہوا اوپر آیا۔

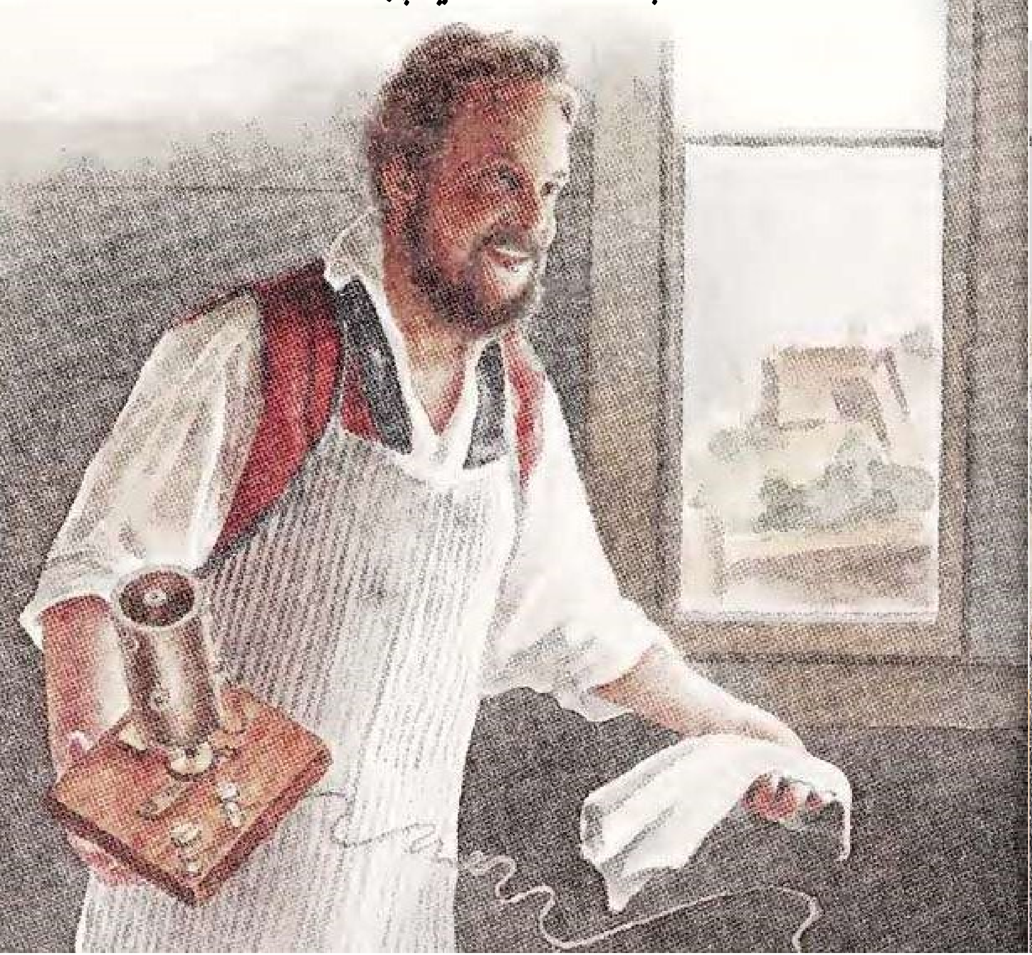
وہ کمرے میں تیزی سے داخل ہوا۔

اس نے کہا، "مسٹر بیل، میں نے آپ کو سن لیا ہے!"

"میں نے آپ کا ایک ایک لفظ سنا!"

ایلک اپنی تمام جلن بھول گیا۔

اس نے اور واٹسن نے پوری رات اپنی مشین پر بات کرتے ہوئے گزاری۔



بولنے والی مشین بالآخر ایک حقیقت بن گئی۔

ایلک نے اسے "ٹیلی فون" کا نام دیا۔

اپنے بچپن ہی سے الیگزینڈر گراہم بیل نے گویائی اور آواز کا مطالعہ کیا تھا۔

انہوں نے بہرے اور سننے والے لوگوں کے درمیان رابطے کے پُل بنانے میں مدد کی۔

اور ان کا نیا ٹیلی فون لوگوں کو نئے اور پرجوش طریقوں سے ایک دوسرے کے قریب لائے گا۔



حرفِ آخر

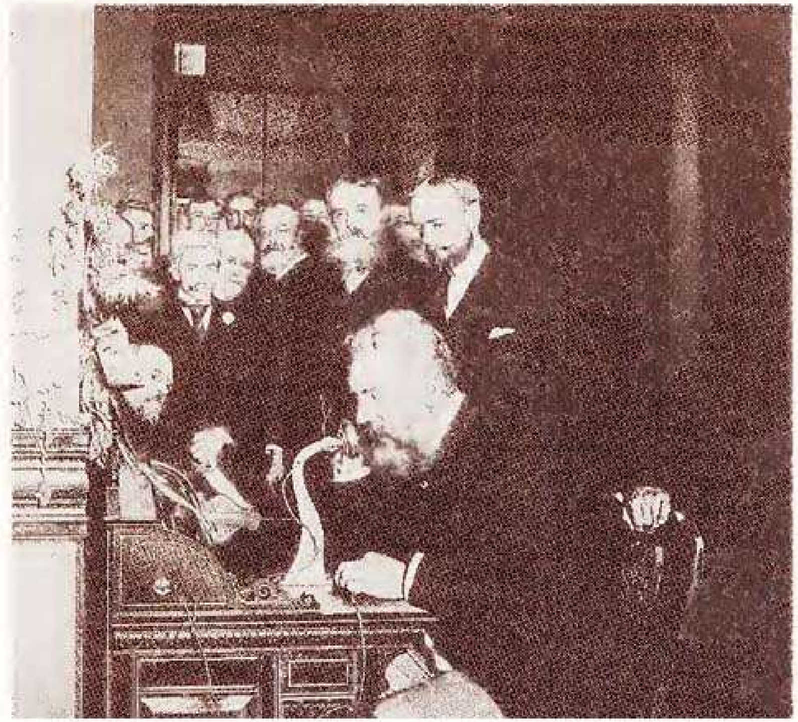
ایلک جون 1876 میں اپنی نئی "بولنے والی مشین" فلاڈیلفیا میں ایک میلے میں لے گیا۔ ایلک نے اپنی اس ایجاد پر پہلا انعام جیتا۔ لیکن کوئی بھی کمپنی اسے بنا کر بیچنا نہیں چاہتی تھی۔ لوگ ٹیلی فون کو ایک "دلچسپ کھلونا" کہتے تھے۔ ان کا کہنا تھا کہ یہ واقعی مفید نہیں ہے۔

مسٹر ہبارڈ اور مسٹر سینڈرز نے ایلک کو 'بیل ٹیلی فون کمپنی' بنانے میں مدد کی۔ مزید امریکیوں نے ٹیلی فون خریدنا شروع کر دیے۔

ایلک نے 1877 میں میبل ہبارڈ سے شادی کی۔ بیل خاندان میں دو بیٹیاں، ایلسی اور ڈیزی شامل ہوئیں۔ وہ واشنگٹن ڈی سی میں رہتے تھے اور اپنی گرمیاں کینیڈا میں گزارتے تھے۔ میبل بیل کو اکثر اپنے "رات کے الو" (ایلک) کو سونے کے لیے راضی کرنے میں مشکل ہوتی تھی جب وہ کسی آئیڈیا پر سخت محنت کر رہا ہوتا تھا۔

ایلک کے پاس آئیڈیاز کبھی ختم نہیں ہوئے۔ اس نے ایک ایسا آلہ بنایا جو ڈاکٹروں کو انسانی جسم میں دھاتی اشیاء تلاش کرنے میں مدد دیتا تھا۔ اس نے سمندری پانی کو پینے کے پانی میں تبدیل کرنے کے طریقوں پر کام کیا۔ اس نے اڑان (فلائٹ) کا مطالعہ کیا اور سینکڑوں پتنگیں اور گلائیڈرز بنائے۔ اس نے کہا کہ انسان ایک دن ضرور اڑیں گے۔ لوگ اس خیال پر ہنستے تھے۔ ایلک نے انہیں یاد دلایا کہ لوگ اس کے ٹیلی فون پر بھی ہنستے تھے۔

ایلک دنیا کے مشہور ترین لوگوں میں سے ایک بن گیا۔ پھر بھی وہ ہمیشہ کہتا تھا کہ اس کا سب سے اہم کام "بہروں کا استاد" ہونا تھا۔ اس نے بہت سے لوگوں کی مدد کی۔ ان میں سے ایک ہیلن کیلر تھی۔ ایک بیماری نے اسے ایک سال کی عمر میں اندھا اور بہرا کر دیا تھا۔ ایلک نے اس کے لیے این سلیوان نامی ایک باصلاحیت استانی تلاش کی۔ ہیلن نے پڑھنا، لکھنا اور بولنا سیکھ لیا۔ وہ ایلک کو ایک اچھا دوست کہتی تھی۔



1892 میں، ایلک نے نیویارک سے شکاگو تک پہلی ٹیلی فون کال کی۔

1915 میں، ایلک نے پورے ریاستہائے متحدہ میں پہلی فون کال کی۔ نیویارک سے، اس نے سان فرانسسکو میں تھامس واٹسن کو کال کی۔ مسکراتے ہوئے، ایلک نے کہا، "مسٹر واٹسن، یہاں آئیں۔ میں آپ کو دیکھنا چاہتا ہوں۔" واٹسن ہنس پڑا۔ اس نے کہا، "مسٹر بیل، میں آنا تو چاہوں گا، لیکن مجھے وہاں پہنچنے میں کچھ وقت لگ سکتا ہے۔"

الیگزینڈر گراہم بیل کا انتقال 1922 میں نووا اسکوٹیا، کینیڈا میں ان کے گھر پر ہوا۔ اس دن، ان کے اعزاز میں پورے ریاستہائے متحدہ میں ہر ٹیلی فون ایک منٹ کے لیے خاموش رہا۔

اہم تواریخ

3 مارچ، 1847 : الیگزینڈر بیل ایڈنبرا، اسکاٹ لینڈ میں پیدا ہوئے۔

1862–63 : ایک سال لندن میں اپنے دادا کے ساتھ گزارا۔

1864 : یونیورسٹی آف ایڈنبرا میں تعلیم حاصل کی۔

1868 : بہرے بچوں کے اسکول میں گویائی (بولنا) سکھائی؛ لندن میں یونیورسٹی کالج میں تعلیم حاصل کی۔

1870 : اپنے والدین اور بھابھی، کیری بیل کے ساتھ کینیڈا ہجرت کی۔

1871 : بوسٹن منتقل ہوئے؛ 'بوسٹن اسکول فار ڈیف میوٹس' میں پڑھایا۔

1873 : بوسٹن یونیورسٹی میں 'وکل فزیالوجی' (آواز کے نظام) کے پروفیسر مقرر ہوئے؛ میبل ہبارڈ کو پڑھانا شروع کیا۔

1874 : پہلی بار ٹیلی فون کا خیال آیا؛ تھامس واٹسن سے ملاقات ہوئی۔

10 مارچ، 1876 : ٹیلی فون پر سنی جانے والی پہلی گفتگو کی۔

25 جون، 1876 : فلاڈیلفیا میں 'سینٹینیل نمائش' میں ٹیلی فون کا مظاہرہ کیا۔

11 جولائی، 1877 : میبل ہبارڈ سے شادی کی۔

1878 : انگلستان کی ملکہ وکٹوریہ کے لیے ٹیلی فون کا مظاہرہ کیا۔

1887 : چھ سالہ اندھی اور بہری ہیلن کیلر سے ملاقات کی۔

1892 : نیویارک اور شکاگو کے درمیان طویل فاصلے کی ٹیلی فون سروس کا آغاز کیا۔

2 اگست، 1922 : انتقال ہوا اور نووا اسکوٹیا میں تدفین ہوئی۔

ختم شد